شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کی بصیرت و پیشین گوئی

اور قائد جمعیۃ مولانا سمیع الحق کے سیاسی مساعی

یہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحقؒ کی بصیرت اور کرامت تھی کہ جو لوگ کل تک شریعت بل کا نام لینا گوارا نہ کرتے تھے وہ بھی تحریک نفاذِ شریعت میں شامل ہو کر شریعت بل کی حمایت پر مجبور ہو گئے

مولانا ضیاء الدین قریشی فاضل دار العلوم حقانیہ

خاص تاریخ تو مجھے یاد نہیں لیکن اتنا ضرور یاد ہے کہ شریعت بل کے پیش کرنے کا ابتدائی زمانہ تھا اور جونیجو دور تھا، کل کو اسمبلی کا اجلاس شروع ہونا تھا۔ حضرت شیخ الحدیثؒ اسمبلی کے اجلاس کی تیاری کے لیے اپنی بیٹھک میں بعض احباب سے مشورہ فرما رہے تھے۔ اس روز احقر کو حضرت مولانا عبد القیوم حقانی کے ہمراہ حضرتؒ کی مجلس میں شریک ہونے کی سعادت حاصل ہوئی (یہ احقر کی دار العلوم میں خدمات کے ابتدائی ایام تھے) تو مولانا عبد القیوم حقانی صاحب نے حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ کو ملک کی موجودہ سیاسی صورتحال اور شریعت بل کے متعلق حکومت اور سیاسی لیڈروں کے بیانات اور اس سلسلہ کے بعض تاثرات عرض کیے۔ اُس وقت سیاسی فضاء کچھ ایسی مکدر تھی گویا شریعت بل پیش کر کے کوئی بہت بڑا جرم کیا گیا ہے ــــ یہ وہ دور تھا جب شریعت بل کے حق میں ایسی فضاء نہیں تھی جو آج ہے۔ اُس وقت مولانا سمیع الحق صاحب اور ان کے رفقاء کی ایک طرف تو حکومت سے جنگ تھی اور دوسری طرف بے دین سیاست دان اور بے دین لیڈروں سے جو شریعت بل کی شدید مخالفت کر رہے تھے۔ اور بعض اپنے مہربانوں اور نادان دوستوں نے بھی اس بل کو نعوذ باللہ شرارت بل اور مودودی ازم کہہ کر ٹھکرا دیا تھا ــــ تو مولانا عبد القیوم حقانی صاحب نے جب شریعت بل کے بارے میں عوامی حلقوں کے تاثرات سے حضرتؒ کو آگاہ کیا تو حضرتؒ نے اپنے مخصوص انداز میں مولانا عبد القیوم حقانی کو مخاطب کرتے ہوئے (پشتو میں) فرمایا کہ "سمیع الحق مُسَلَّم لیڈر شو" (یعنی (مولانا) سمیع الحق مسلّم لیڈر بن چکا ہے۔

ہم جب اس مجلس سے رخصت ہوئے تو مولانا حقانی صاحب نے مجھ کو کہا قریشی صاحب! یاد رکھو مولانا سمیع الحق صاحب کی لیڈری پر قبولیت کی مُہر لگ چکی ہے۔ اب ان شاء اللہ ایک دن ضرور ہمارے مہربان اُستاد ایک مُسلّم لیڈر بن کر اُبھریں گے اور خدا تعالیٰ ان سے دین کی عظیم خدمت لے گا۔" لیکن اُس وقت حالات کچھ ایسے تھے کہ مجھ کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ واقعۃً ایسا ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ وہ دور تھا جب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ، نہ تو جمعیۃ علماء اسلام کے سیکرٹری جنرل تھے اور نہ ہی متحدہ شریعت محاذ بنا تھا اور نہ مولانا سیاسی انداز سے اس قدر متعارف تھے کہ آثار و قرائن سے کچھ مستقبل کو پہچان لیا جاتا۔ لیکن آج حالات نے واضح کر دیا کہ حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ کی پیشینگوئی صحیح تھی۔ اوّلاً مولانا کو جمعیۃ علماء اسلام سیکرٹری جنرل مقرر کیا گیا۔ متحدہ شریعت محاذ کی تشکیل بھی آپ ہی کی مساعی کی مرہونِ منت ہے۔ عورت کی حکمرانی کے خلاف متحدہ علماء کونسل کا قیام آپ کے ہاتھوں عمل میں آیا جس کے آپ سیکرٹری جنرل مقرر ہوئے۔ آل پارٹیز قومی شریعت کانفرنس بھی آپ کی دعوت پر ہوئی، جس میں پیپلز پارٹی کے علاوہ ملک کی تمام سیاسی جماعتوں نے شرکت کی۔ تحریک نفاذِ شریعت بھی آپ کی مساعی کی ممنون ہے جس کے آپ سیکرٹری جنرل ہیں اور جو بے نظیر کے ایوانِ حکومت میں آخری کیل ثابت ہوا۔

یہ حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ کی دعاؤں اور روحانی بصیرت کا نتیجہ ہے کہ دن گذرتا ہے اور مولانا سمیع الحق مدظلہ کی دینی و سیاسی عظمت دوبالا ہوتی ہے۔ یہ حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ کی کرامت ہے کہ جو لوگ کل تک شریعت بل کا نام لینا بھی گوارا نہیں کرتے تھے وہ بھی تحریک نفاذِ شریعت میں شامل ہو کر شریعت بل کی حمایت پر مجبور ہو گئے ہیں۔ ذٰلك فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء